روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 99 جمعرات 13 ذوالحجہ 1416ھ' 2 ہجرت 1375ہش' 2 مئی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکیزگی اختیار کرو

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو' خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بردل

پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں ایک اور امت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ (-) کلام الٰہی میں آیا ہے۔ (-) اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اگر آدم گناہ کرکے توبہ نہ کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف نہ جھکتا تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا؟ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا کہ جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے۔ جب انسان سے گناہ ہوتا ہے تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کرکے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ جس طرح مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیز میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پر اس کے اندر ڈبوتی ہے جس میں زہر ہے تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے۔ اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 43)

یقیناً یاد رکھو فرمانبرداری بڑی دولت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ہمارے امام (حضرت بانی سلسلہ) (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کس قدر چھوٹے لفظ سے کام لیتے ہیں' اور وہ کس قدر وسیع ہے۔ یہ زمانہ الفاظ کا ہے چنانچہ بڑی بڑی لمبی تقریریں لوگ کرتے ہیں۔ لیکن جب ان کے معانی اور مطالب پر نظر کرو تو بہت ہی چھوٹے اور تھوڑے' لیکن برخلاف اس کے ہمارے امام نے بہت ہی مختصر الفاظ اختیار کئے مگر ان کا مفہوم اور منشاء بہت ہی

باقی صفحہ 7 پر

زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم افتخار احمد صاحب ٹورانٹو کینیڈا ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کلو سوہلوی انسپکٹر دفتر ناظم تشخیص جائیداد موصیاں کا نکاح مورخہ 96-4-11 کو بعد عصر ہمراہ عزیزہ لبنیٰ منورہ صاحبہ بنت مکرم محمد یونس صاحب (وفات یافتہ) سابق ریٹائرڈ چیف وارنٹ آفیسر دارالبرکات ربوہ سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم محمد محمود ثانی صاحب ابن مکرم رانا عبدالسلام صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت امام جماعت کی شادی مورخہ 25- مارچ 1996ء کو بہمراہ عزیزہ مکرمہ راحت فردوس صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب بھٹی محلہ دارالعلوم غربی ربوہ سے ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔ دوسرے دن محلہ باب الابواب میں دعوت ولیمہ کا اہتمام تھا جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور دعوت ولیمہ کے اختتام پر مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

درخواست دعا

○ مکرم پرویز اقبال چدھڑ صاحب' چدھڑ کالونی گگھڑ منڈی عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

2- ہجرت 1375 ھش — 2 - مئی 1996ء

موجودہ حالات - اور دعائیں

قتل وغارت، ڈاکہ زنی، اغوا اور دہشت گردی کے جو واقعات آج کل سامنے آرہے ہیں کہا جاسکتا ہے کہ ایسا دور اس ملک پر پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اب کوئی علاقہ کوئی مکان اور کوئی شخص ایسا نہیں جہاں یہ بلائیں نازل نہ ہو رہی ہوں۔ اندھا دھند بم پر بم پھٹ رہے ہیں اور معصوم جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ سڑکوں پر جب موٹروں کو لوٹا جاتا ہے تو کسی کو خبر تک نہیں ہوتی کہ کہاں کیا ہو رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حفاظتی انتظام کرنے والے لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف تو ہوں گے بلکہ ہیں بھی۔ لیکن نہ تو سڑک کے ہر چپے پر حفاظت کا انتظام کیا جاسکتا ہے نہ ہر شخص پر نظر رکھی جاسکتی ہے کہ وہ کہیں بم تو نہیں نصب کر رہا۔ اغوا کے متعلق کون کہہ سکتا ہے کہ کس وقت تک وہ آزادانہ گھوم پھر سکتا ہے اور کب اسے اچک لیا جائے گا۔ اور پھر اس کی رہائی کا کوئی انتظام ہو سکے گا یا نہیں۔ یہ ساری باتیں رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہیں۔ اور ان سے بچاؤ کا کوئی طریق کسی کو نظر نہیں آتا۔ لوگوں نے گھروں سے نکلنا ہے۔ سودا سلف لانے کے لئے منڈیوں میں جانا ہے۔ سفر کرنا ہے۔ اور سفر کے لئے ہر قسم کے سامان استعمال کرنے ہیں اور کون جانے کہ ساتھ بیٹھنے والا جو ابھی اٹھ کر چلا گیا ہے اس سے کیا توقع رکھی جائے۔ حالات اتنے خراب ہیں کہ بدامنی اور بے یقینی کی فضاء انتہائی طور پر مکدّر ہو چکی ہے۔ دنیاوی سکیمیں ذرہ بھر بھی کامیاب نہیں ہوتیں۔ ہر بم پھٹنے کے بعد کہا تو جاتا ہے کہ جلد از جلد مجرم کو پکڑ کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ لیکن بم دھماکہ کرنے والوں میں سے کتنے پکڑے گئے ہیں۔ اسی طرح لوٹ مار، ڈاکوں، اور قتل وغارت کی صورت میں صرف ایک ہی ذریعہ ایسا ہے جس سے ان بلاؤں کو رفع کیا جاسکتا ہے۔ ان سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کے آگے جھولی پھیلانے والی بات۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"بہت دعائیں کرتے رہو۔ تاکہ ان بلاؤں سے نجات اور خاتمہ بالخیر ہو۔"

اور حضرت صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ جب یہ بلائیں سامنے آئیں تو ڈر جاؤ اور جب وہ دور چلی جائیں تو بے باک ہو جاؤ۔ جب تک انسان اپنے دل پر نیکی اور اللہ تعالیٰ کا خوف نہ وارد کر لے اور اس کیفیت کو جاری نہ رکھے۔ اس وقت تک مستقل امن ممکن نہیں ہو سکتا۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"تمہاری زندگی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھری ہوئی ہو خواہ مصیبت کے سامان ہوں نہ ہوں۔"

اور اب تو مصیبت کے سامان ہیں اور بہت زیادہ ہیں اور کہا جاسکتا ہے کہ حد سے زیادہ ہیں۔ اس لئے ہمیں لازم ہے کہ اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں اور اس سے دعائیں کریں کہ وہ ملک کے باشندوں کو امن عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ دعائیں قبول فرمائے۔

اس بات پہ اصرار مناسب نہیں لگتا
جو آپ نے لکھا ہے وہ الفضل میں چھپ جائے
کچھ ایسے مضامیں ہیں جو معیار سے ہیں کم
یہ بات بتائے تو بھلا کون بتائے

ابوالاقبال

یہ سب ہیں تلامیذ

اس شوخیٔ رفتار کے یہ سب ہیں تلامیذ
یا آہِ شرر بار کے یہ سب ہیں تلامیذ

شعلہ ہو کہ ہو برق قیامت ہو کہ فتنہ
میرے کہ مرے یار کے یہ سب ہیں تلامیذ

نوکِ مژہ و نوکِ سناں۔ خار کی نوکیں
تیرِ نگہِ یار کے یہ سب ہیں تلامیذ

غنچہ ہو، مہِ نَو ہو، شفق ہو کہ حنا ہو
تیرے لبِ گلنار کے یہ سب ہیں تلامیذ

وہ سیب ہوں یا گُل ہوں کہ خونِ دلِ عاشق
اس سرخیٔ رخسار کے یہ سب ہیں تلامیذ

شبنم ہو کہ نیساں ہو کہ ہو ابرِ بہاری
اس چشمِ گہر بار کے یہ سب ہیں تلامیذ

ہو نرگسِ بیمار کہ ہو کشتِ مزعفر
میرے دلِ بیمار کے یہ سب ہیں تلامیذ

اغیار کے طعنے ہوں رقیبوں کے ہوں فقرے
اس شوخِ دل آزار کے یہ سب ہیں تلامیذ

تقدیر کے ہوں پیچ مصیبت کے ہوں پھندے
اک گیسوئے خمدار کے یہ سب ہیں تلامیذ

کرتے ہیں شبِ ہجر رفاقت مہ و اختر
ہمدردیٔ غم خوار کے یہ سب ہیں تلامیذ

چنتے ہیں مضامین سخن سنج سب ان سے
گوہر ترے اشعار کے یہ سب ہیں تلامیذ

مولانا محمد ذوالفقار علی خان گوہر

تحریک جدید کے ان مخلصین کے لیے لمحہ فکریہ جن کا ماضی حال سے بہتر ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"وہ شخص جو کہ گزشتہ سالوں میں حصہ لیتا رہا اگر اس کو بعد میں توفیق نہیں ملتی تو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ ورنہ اب اس سے سستی سرزد نہ ہوتی۔ سستی کے یہ معنی ہیں کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں وہ سخت غلطی پر ہے جس طرح کل کا کھایا ہوا آج کام نہیں آتا اسی طرح پچھلی قربانیاں آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کر سکتیں"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطاء المجیب راشد۔ امام بیت الفضل لندن

سیرت حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مفتی صاحب کا ہر وعظ دل کی گہرائیوں سے نکلتا اس لئے ہر دل پر گہرا اثر کرتا اس کیفیت کا پورا نقشہ کھینچنا تو میرے بس کی بات نہیں۔ صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔

1913ء میں آپ ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے اہل ہوشیار پور کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے خطاب کا آغاز اس انداز میں کیا اور فرمایا۔

"اے ہوشیار پور! سن اور غور کر۔ ایک مسافر کی آواز پر کان رکھ تاکہ تیرا بھلا ہو۔ میں تجھ میں سے نہیں۔ تیرے اندر رہنے والوں میں سے نہیں۔ باہر سے آیا ہوں۔ پر تجھ سے کچھ مانگنے نہیں آیا۔ اپنے اس سفر میں تجھ سے کوئی نفسانی غرض نہیں رکھتا۔ اگر تو دولت مند شہر ہے تو مجھے تیری دولت سے کچھ مطلب نہیں۔ اگر تو امیر ہے تو مجھے تیری امارت سے کوئی غرض نہیں۔ ہاں میں نے سنا ہے کہ تو ہوشیار ہے۔ اسی واسطے میں نے چاہا کہ تجھے خیر خواہی کی ایک بات سناؤں جس سے تجھے فائدہ ہو سو تو اس فقیر کی آواز سن جو اپنے لئے نہیں بلکہ تیرے لئے' تیرے شہر میں آکر صدا لگاتا ہے!"

تو سن اے ہوشیار پور! اور غفلت کی نیند سے جاگ! پر اگر تو نہیں سنتا تو میں تیرے در و دیوار کو اور تیری زمین و آسمان کو سناتا ہوں تاکہ اس بات کے گواہ ہوں کہ میں نے اپنی بات تجھ تک پہنچائی پر تو نے توجہ نہ دی میں نے جگایا پر تو نہ جاگا!"

یہ تھا وہ واعظانہ انداز حضرت مفتی صاحب کا جس سے آپ نے ہندوستان کے کونے کونے میں اپنے پیغام کی منادی کی۔ خواب غفلت میں پڑے ہوؤں کو جگایا اور محروموں کو آب حیات کے جام عطا فرمائے۔

1907ء کی بات ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ اب سلسلہ کا کام بڑھ رہا ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ بعض نوجوان دور و نزدیک دعوت الی اللہ کے کام کے واسطے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ حضرت مفتی صاحب جو ہمیشہ اس انتظار میں ہوتے تھے کہ خدمت کا کوئی موقع ہو اور وہ اس کو حاصل کریں۔ انہوں نے فوراً حضرت صاحب کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ

"اگر اس لائق سمجھا جاؤں تو دنیا کے کسی حصہ میں بھیجا جاؤں"

حضرت صاحب نے اس پر اپنے قلم سے تحریر فرمایا "منظور" حضرت بانی سلسلہ کی عطا کردہ اس منظوری کے مطابق حضرت مفتی صاحب کو پہلے برطانیہ میں اور پھر امریکہ میں قریباً سات سال تک خدمت دین کی عظیم سعادت عطا ہوئی۔ ان دونوں عظیم ممالک میں آپ کو جس شان اور کامیابی سے دعوت الی اللہ کی توفیق ملی ان کی تفاصیل جماعتی اخبارات میں شائع شدہ ہے۔ ان کی تفاصیل میں جانا تو ممکن نہیں لیکن یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ سات سال کا یہ عرصہ حضرت مفتی صاحب کی زندگی کا ایک سنہری زمانہ تھا جس میں آپ نے دعوت الی اللہ کے میدان میں خوب جولانیاں دکھائیں اور حضرت بانی سلسلہ کے اس شعر کی زندہ تفسیر بن گئے کہ۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

1917ء میں اس سنہری دور کا آغاز ہوا جب آپ انگلستان کے لئے روانہ ہوئے۔ نہایت مخلصانہ اور فدائیانہ جذبہ سے آپ اس سفر پر روانہ ہوئے۔ ایک خط میں آپ نے لکھا کہ:

"میں نے اپنی طرف سے موت کی تیاری کر لی ہے۔ اگر میں الٰہی رضا کی خاطر قربان ہو جاؤں تو سمجھو کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔"

واقعات گواہ ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ کے عاشق صادق اور احمدیت کے اس شیدائی نے اپنے قول کو سچ کر دکھایا اور اپنی ساری خداداد پاک قوتیں اس راہ میں قربان کر دیں۔ حضرت مفتی صاحب کو دعوت الی اللہ کا ایک جنون تھا۔ یہ آپ کی روح کی غذا اور زندگی کا مقصد تھا۔ آپ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ ہر جگہ اور ہر موقع پر دعوت الی اللہ کرتے لیکن دینی تعلیم کے عین مطابق بہت پر حکمت انداز میں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وجاہت اور رعب عطا کیا تھا علم سے نوازا تھا اور ایک پر تاثیر انداز بیان عطا فرمایا تھا۔ صاحب کشف بزرگ تھے۔ ہمیشہ روبخدا رہتے۔ ہر کام کا اور بالخصوص دعوت الی اللہ کا آغاز دعا سے کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی دعوت الی اللہ دلوں پر نمایاں اثر کرتی۔ ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعوت الی اللہ کے شیریں اثمار عطا فرمائے۔ بمبئی سے جہاز روانہ ہوتے ہی حضرت مفتی صاحب کی دعوت الی اللہ کا آغاز ہو گیا۔ اور تین دن کے اندر اندر ایک انگریز نے احمدیت قبول کر لی۔ اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا۔ سفر کے دوران ہی متعدد افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

ہر مخلص داعی الی اللہ کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی تائید و نصرت کے نشانات سے نوازتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے بھی ساری زندگی اس کے ایمان افروز نظارے دیکھے۔ اس سفر میں آپ کو ایک جگہ کچھ رقم کی ضرورت پیش آئی۔ کوئی دوست اور کوئی واقف نہ تھا۔ جس سے رقم ملنے کی توقع ہوتی۔ ہاں! ایک ہی تھا جو ہر داعی الی اللہ کا معین و مددگار ہوتا ہے۔ اس خدائے قادر نے ایسا انتظام کیا کہ جہاز ایک بندرگاہ پر رکا تو اچانک ایک احمدی دوست آپ سے ملنے آگئے اور واپس جاتے ہوئے کچھ رقم آپ کی جیب میں ڈال گئے۔ دیکھا تو بالکل اتنی رقم تھی جتنی آپ کو ضرورت تھی!

سفر کی ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوشخبری کے طور پر نظارہ دکھا دیا تھا کہ آپ خیریت سے منزل پر پہنچ گئے ہیں۔ راستہ میں ایک موقعہ ایسا آیا کہ یہ خدشہ ظاہر کیا جانے لگا کہ یہ جہاز ڈوبنے والا ہے۔ جہاز میں کہرام پڑ گیا اور ہر طرف نفسا نفسی کا عالم دکھائی دینے لگا۔ چھوٹی کشتیوں کے بارہ میں جھگڑے ہونے لگے کہ جہاز کی غرقابی کی صورت میں کس کو جگہ مل سکتی ہے اور کس کو نہیں۔ ہر مسافر جان بچانے کی فکر میں تھا۔ ہاں ایک خدا کا بندہ 'احمدیت کا منادی۔ مفتی محمد صادق ایسا تھا جس کو کوئی غم نہ تھا۔ وہ لوگوں کو تسلیاں دیتا اور یقین دلاتا تھا کہ گھبراؤ نہیں میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ جہاز جس میں بانی سلسلہ کا ایک غلام سوار ہے' ہرگز تباہ نہیں ہو گا۔ اس نے پورے اعتماد سے کشتی پر اپنی سیٹ بھی دوسروں کو پیش کر دی۔ اور بالآخر وہی ہوا جس کی خوشخبری آپ کو دی گئی تھی۔ جہاز خیریت سے منزل پر پہنچا۔ حضرت مفتی صاحب کو دعوت الی اللہ کا ایک عمدہ موقع مل گیا جس سے آپ نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

ایک کامیاب داعی الی اللہ کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر جگہ حکمت سے دعوت الی اللہ کی راہ نکالے اور اس کے ہر موقعہ سے بھرپور استفادہ کرے۔ یہ صفت حضرت مفتی صاحب میں بدرجہ کمال پائی جاتی تھی۔ انگلستان میں قیام کے دوران آپ نے ہر موقع پر دعوت الی اللہ کی راہ نکالی۔ بادشاہ معظم نے کسی جلوس کے موقعہ پر آپ کو توجہ سے دیکھا تو آپ نے اسے شکریہ کا خط لکھا اور دعوت الی اللہ کی راہ نکال لی۔ پارک میں تقریر کرتے ہوئے کسی واعظ نے سوالات کی دعوت دی تو مفتی صاحب نے بھی سوال کر دیا اور اس طرح دعوت الی اللہ کا موقع پیدا کر لیا۔ چرچ میں اجلاس کا سنا تو وہاں جا پہنچے اور لوگوں کو دین حق سے متعارف کروایا۔ الغرض آپ نے دعوت الی اللہ کا کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ آپ نے مناظرات بھی کئے اور تقاریر بھی۔ عوام کو بھی دعوت الی اللہ کی اور خواص کو بھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں سعید فطرت لوگوں نے (احمدیت) قبول کرنے کی سعادت پائی۔

حضرت مفتی صاحب کا اگلا میدان جہاد امریکہ تھا۔ آپ 1920ء میں ایک بحری جہاز پر سوار ہو کر امریکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ قبولیت دعا اور تائید الٰہی کا ایک عجیب واقعہ اس سفر میں رونما ہوا۔ ایک سخت سمندری طوفان نے جہاز کو آ گھیرا۔ طوفان اتنا شدید تھا کہ جہاز کی غرقابی کا خوف محسوس ہونے لگا۔ مسافروں کی چیخ و پکار سے ہر طرف شور قیامت برپا تھا۔ جہاز اور اس کے مسافر سمندر کی بپھری ہوئی موجوں کے رحم و کرم پر تھے۔ اس موقع پر حضرت بانی سلسلہ کے پہلوان حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جو دعوت الی اللہ کے لئے پابرکاب تھے ایک عجیب جلالی انداز میں سمندر کو یوں مخاطب کیا:۔

"اے سمندر! کیا تجھے معلوم نہیں کہ تجھ پر کون جا رہا ہے۔ یہ حضرت بانی سلسلہ کا ایک خادم ہے جو اپنے نفس کے لئے نہیں بلکہ خدا کے دین کی خدمت کے لئے جا رہا ہے۔ کیا تو مجھے دکھ دے گا حضرت مفتی صاحب خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پیار اور شفقت اور حضرت بانی سلسلہ کے ایک ادنیٰ غلام کی دعا کی قبولیت کا نظارہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جونہی میں نے اپنی بات ختم کی جو دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور ایک عاجزانہ التجا تھی' میں نے دیکھا کہ گویا آسمان سے فرشتے اترے ہیں اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے سمندر کی متلاطم موجوں کو ساکن کر دیا۔

امریکہ میں حضرت مفتی صاحب کا قیام ہر لحاظ سے ایک بھرپور قیام تھا مشکلات اور مخالفتوں کا بھی آپ کو سامنا کرنا پڑا اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور قبولیت کے جلووں کی ضیاء بھی آپ کو قدم قدم پر عطا ہوئی۔ جہاز فلاڈلفیا پہنچا تو امریکی حکومت نے آپ کو امریکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ بالآخر دو ماہ کے بعد بمشکل تمام آپ کو اجازت ملی لیکن اس پابندی کے عرصہ میں آپ کی آمد کی خوب تشہیر ہوئی اور آپ کی کوششوں کو فوراً پھل لگنے شروع ہو گئے۔ ابتداء میں آپ کو بے شمار مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن آپ نے ہر مشکل کو خوش دلی سے قبول کیا اور خدا تعالیٰ سے اس کی جزاء پائی۔ ان ایام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے لکھا۔

"قریباً ہر شب حضرت بانی سلسلہ یا حضرت امام جماعت اول یا امام ثانی سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ دن بھر اجنبیوں میں ہوتا ہوں اور رات بھر اپنوں میں"۔

حضرت مفتی صادق صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مثالی داعی الی اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بارعب شخصیت اور موثر انداز عطا فرمایا تھا۔ آپ امریکہ کی سڑکوں اور گلیوں میں پھرتے تو راہ چلتے مرد اور عورتیں آپ کی پرکشش شخصیت اور لباس سے متاثر ہو کر رک جاتے اور ایک دوسرے کو مخاطب ہو کر آپ کی طرف اشارہ کرتے۔

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسٹر نواب الدین ایم اے۔ ملتان

(الفضل 30 نومبر 1960ء)

کفایت شعاری

مال و دولت کی بالاتری ہر زمانہ میں ایک مسلمہ حقیقت رہی ہے۔ کلام الٰہی نے بھی اسے دنیوی زندگی کی زینت قرار دیا ہے دنیا کے کام اس کے بغیر چل ہی نہیں سکتے۔

لیکن دولت کو مقصد حیات قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن یہ درست ہے کہ دولت چھٹی حس ہے۔ اس کے بغیر باقی حواس خمسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔ تمام دنیا میں گھوم کر دیکھو لو۔ فاقہ کشوں اور حاجت مندوں سے زیادہ ذلیل اور کسی کو نہیں پاؤں گے۔ اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے دو طریق ہیں۔ خوب محنت سے روپیہ حاصل کرنا۔ اور پھر اسے سوچ سمجھ کر خرچ کرنا۔ مجھے اس دوسرے حصے کے متعلق ہی کچھ عرض کرنا ہے۔

روپیہ کمانے کی نسبت اسے صحیح طور پر صرف کرنا زیادہ مشکل ہے۔ ہر ایک روپیہ پیسہ خرچ کرنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ کیا یہ خرچ جائز ہے اور اس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا؟ یاد رہے کہ اس بات کا فیصلہ کہ آپ امیر بنیں گے یا غریب آپ کی آمدنی نہیں کر سکتی بلکہ آپ کا خرچ کرتا ہے۔ دس ہزار ماہوار کمانے والا اگر گیارہ ہزار ماہوار خرچ کرے تو اس کے دیوالیہ ہو جانے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔ اس کے برخلاف ایک سو روپیہ ماہوار کمانے والا اگر دس (10) روپے ماہوار جمع کرے تو کچھ عرصہ میں ایک خاص رقم پس انداز کر لیتا ہے اور بیماری بیکاری یا ہنگامی ضروریات کے لئے اسے دوسروں کا دست نگر نہیں ہونا پڑتا۔

کوئی شخص ان چیزوں کے تناسب سے امیر ہوتا ہے جنہیں وہ چھوڑ سکتا ہے یا جن۔ کے بغیر گزارہ کر سکتا ہے۔ اگر خدا فراخی عطا فرمائے تو انسان کو چاہئے کہ اپنی ضروریات کا دامن وسیع نہ کرتا جائے۔ بلکہ اعتدال کو مدنظر رکھے۔ خواہشات رفتہ رفتہ ضروریات بن جاتی ہیں۔ اس لئے خواہشات پر کنٹرول رکھنا ضروری ہے' بڑھاپے بیماری ریٹائرمنٹ اور دیگر وجوہات سے آمدنی کم ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں عادات کو جو فطرت ثانیہ بن چکی ہوتی ہیں چھوڑنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

امیر دکھائی دینے کی خواہش امیر بننے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس زمانہ میں بالخصوص سادگی کی جگہ تکلفات نے لے لی ہے لباس خوراک۔ فرنیچر آرائش مکان' غرض ہر چیز میں تکلف برتا جاتا ہے۔ اس طرح اخراجات

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

یہی بات حضرت مفتی صاحب کی دعوت الی اللہ کا نقطہ آغاز بن جاتی۔ آپ انہیں بتاتے کہ میں حضرت بانی سلسلہ کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ آپ نے اخبارات میں مضامین' اشتہارات اور خطوط کے ذریعہ بھی دعوت الی اللہ کی اور انفرادی و اجتماعی رنگ میں بھی پیغام حق پہنچایا۔ بڑی کثرت سے جگہ جگہ دین حق کے بارہ میں تقاریر کیں۔ فلاڈلفیا' نیویارک اور شکاگو میں بطور خاص دینی مہمات جاری کیں۔ (۔) سن رائیز کے نام سے ایک انگریزی رسالہ جاری کیا اور شکاگو میں پہلی احمدیہ بیت الذکر تعمیر کرنے کی سعادت پائی۔

آپ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں دی گئیں۔ آپ کی امریکہ سے واپسی سے قبل آپ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ چند سال قبل آپ کو ملک میں داخلہ کی اجازت سے انکار کیا گیا اور واپسی سے قبل اسی ملک کے اخبارات نے آپ کے بارہ میں تعریفی مضامین لکھے اور آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

داعی الی اللہ کا یہ بھی ایک بنیادی وصف ہے کہ وہ ہمیشہ عاجزی اور انکساری کے بلند مقام پر قائم رہتا ہے۔ کسی کامیابی کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتا' نہ اپنے علم اور زور بازو کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحدیث نعمت کے طور پر' اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی کامیابیوں کا تذکرہ ضرورت فرماتے لیکن ہمیشہ ایک ایمان والے کے انکسار کے ساتھ' امریکہ میں مذہبی لحاظ سے ایک تہلکہ برپا کرنے اور سینکڑوں افراد کو حلقہ بگوش احمدیت کرنے کے بعد جب آپ کا جہاز واپسی کے لئے روانہ ہونے لگا تو آپ نے امریکہ کی طرف دیکھا۔ بے اختیار آنکھیں پر آب ہو گئیں۔ اس لئے نہیں کہ آپ کو امریکہ رہنے کا شوق تھا یا اس کی جدائی شاق گزر رہی تھی۔ آخر ان آنسوؤں کا سبب کیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

"اس لئے کہ جس خدمت پر مامور کیا گیا تھا اس کا حق مجھ سے پوری طرح ادا نہ ہو سکا میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حق خدمت بجا نہ لا سکا"

قادیان واپس پہنچے تو جہاں کہیں آپ کی خدمات اور کامیابیوں کا تذکرہ ہوا آپ نے یہی فرمایا کہ لاریب خدا تعالیٰ نے خارق عادت رنگ میں کامیابیاں عطا فرمائی ہیں۔

"مگر یہ میرا کام نہیں بلکہ حضرت محمود کا کام ہے۔ یہ اسی کا عزم تھا جس نے مجھ سے یہ سب کچھ کرایا۔ یہ اس کا عزم' اس کی توجہ' اس کی دعائیں اور خدا تعالیٰ کا فضل جو اس پر نازل ہوا اور اس کے ذریعہ ہم پر بھی نازل ہوا' یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ ہے"

مبارک زندگی وہی ہے جو خدمت دین سے معمور ہو۔ انسان کی سب سے بڑی سعادت یہی ہے کہ اس کی حیات مستعار کا ایک ایک لحہ خدمت دین میں بسر ہو۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اس لحاظ سے بہت ہی خوش نصیب انسان تھے کہ انہیں زندگی بھر مختلف حیثیتوں میں اور مختلف مقامات پر متنوع نوعیت کی خدمات بجا لانے کی توفیق اور سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت بانی سلسلہ کی پاکیزہ صحبت سے فیضیاب ہوئے پیارے آقا کی آنکھوں کے سامنے شاندار خدمات سرانجام دے کر دلی دعائیں اور ماں سے بڑھ کر پیار حاصل کیا۔ ہندوستان کے کونے کونے دین حق کی منادی کرنے کے بعد برطانیہ اور امریکہ میں دعوت الی اللہ کی۔ واپس آکر دعوت الی اللہ اور تربیتی تقاریر کا ایک وسیع سلسلہ جاری کیا مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ یہ غیر معمولی سعادت بھی آپ کے نصیب میں آئی کہ آپ نے امام جماعت حضرت امام جماعت الثانی کے ایک نکاح کے موقعہ پر لڑکی والوں کی طرف سے وکالت کے فرائض سرانجام دیئے اور ایک دوسرے موقع پر نکاح کا اعلان کیا۔ تحریر کے میدان میں بھی تاریخی اور پائیدار خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کی کتب' بیان کردہ روایات اور سلسلہ کے اخبارات میں شائع شدہ مضامین اور رپورٹیں تاریخ احمدیت کا ایک عظیم ماخذ ہیں۔ لسانی خدمت کے میدان میں اپ نے ایک امتیازی مقام پایا۔ اکناف عالم میں آپ کی تقاریر کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچی جن کو سن کر سینکڑوں افراد نے احمدیت کے نور سے اپنے نہاں خانوں کو منور کیا۔ میدان مناظرہ میں بھی آپ کو نمایاں فتوحات نصیب ہوئیں۔ علمی اور تربیتی تقاریر کے ذریعہ بھی آپ نے غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دلوں کو موہ لینے والا انداز خطابت عطا فرمایا تھا۔ آپ تقریر شروع کرتے تو مجمع ہمہ تن گوش ہو جاتا' خاص طور پر حضرت بانی سلسلہ کے ذکر کے موضوع پر آپ کی تقاریر ایک نرالی شان کی حامل ہوتیں۔ حضرت بانی سلسلہ کی سیرت کے واقعات کو اس محبت اور سادگی اور خوبصورتی سے بیان کرتے کہ گویا تصویر کھینچ کر رکھ دیتے اور سننے والے یوں محسوس کرتے کہ واقعی اس مجلس میں جا پہنچے ہیں۔

الغرض میں کس کس خوبی کا ذکر کروں اور کس کس خدمت کا تذکرہ کروں۔ وہ ایک خدا نما وجود تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کا پروانہ تھا۔ دین کا شیدائی اور ایک مثالی داعی الی اللہ تھا۔ نہایت جلیل القدر عالم باعمل تھا۔ آسمان احمدیت کا درخشندہ ستارہ تھا!

آج کی مجلس میں آسمان احمدیت کے ایک روشن ستارے' حضرت بانی سلسلہ کے محب صادق' حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے جو حالات بیان ہوئے ہیں۔ یہ اپنے اندر ایک عظیم دعوت عمل رکھتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کی زندگی ایک تابندہ دعوت عمل ہے ہر احمدی نوجوان کے لئے کہ وہ بھی شمع امامت کے گرد اسی طرح محبت' عقیدت اور فدائیت سے گھومتا رہے جس کا شاندار نمونہ آپ کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ آپ کی زندگی دنیا سے محبت کرنے والوں کے لئے درس نصیحت ہے کہ اس نوجوان سے سیکھو کہ کس طرح دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی جملہ صلاحیتیں راہ خدا میں وقف کی جاتی ہیں کس طرح وطنوں کو خیرآباد کہا جاتا ہے۔ کس طرح پیاروں کو الوداع کہا جاتا ہے اور کس طرح دنیاوی تعلقات کو تج کر سلوک کی منزلیں طے کی جاتی ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کی زندگی میں ایک پاکیزہ نمونہ ہے ہر اس غافل کے لئے جو اس دنیا کے لئے تو دن رات سرگرداں نظر آتا ہے مگر اس دنیا کی بہتری سے غافل اور لاپرواہ' اسی دنیا کو مقصود بنائے بیٹھا ہے۔ اس نوجوان صالح سے سیکھو کہ کس طرح جوانی کے عالم میں عاقبت سنوارنے کے لئے جتن کئے جاتے ہیں۔

آج ہم جس تاریخی دور سے گزر رہے ہیں یہ دعوت الی اللہ کا دور ہے۔ یہ وقت ہے اس میدان میں سرگرمیاں دکھانے کا اور اپنی جھولیوں کو شیریں پھلوں سے بھرنے کا۔ حضرت مفتی صاحب کا نمونہ ایک داعی الی اللہ کے مشعل تابندہ ہے۔ تم اس داعی الی اللہ کو دیکھو اور اس کے شاندار نمونہ پر نگاہ ڈالو۔ جو جنون اس کو تھا وہ آج تم میں کیوں نہیں۔ جو سودا اس کے سر میں سمایا تھا وہی کیفیت آج تمہیں کیوں نصیب نہیں؟ دیکھو وہ کس سوز اور درد سے قریہ قریہ اور بستی بستی منادی کیا کرتا تھا۔ وہ اکیلا نکل کھڑا ہوتا' نہ ڈرتا' نہ کسی سے خوف کھاتا' خدا پر کامل توکل کے ساتھ دعوت الی اللہ کی ہر راہ کو اختیار کرتا۔ اس کی یہ ادائیں خدا کی رحمت کو کچھ اس طرح جذب کرتیں کہ جس ملک میں وہ اکیلا وارد ہوتا وہاں دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں' ہزاروں عشاق احمدیت کی جماعت قائم ہو جاتی۔ آج کے اس دور فتوحات میں جماعت کو ایک نہیں' ہزاروں بلکہ لاکھوں مفتی محمد صادق صاحب جیسے جاں نثاروں کی ضرورت ہے۔ جو دعوت الی اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دیں اور دنیا میں روحانی انقلاب کے علمبردار اور نقیب بن جائیں۔ خدا کرے کہ ہمارے اسلاف کی نیک مثالیں ہمارے لئے مہمیز کا کام دیں۔ اور ایسی سعی مشکور کی توفیق ہمیں نصیب ہو کہ ہر ملک اور ہر دیار میں احمدیت کا بول بالا ہو اور آخرت میں رضوان یار کی لازوال جنت ہمیں عطا ہو۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترمہ امۃ اللطیف طاہرہ صاحبہ

ڈاکٹر خالد محمود چیمہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

خاکسار کی والدہ 11 نومبر 1995ء کو مختصر علالت کے بعد .بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ 8 مارچ 1928ء کو قادیان دارالامان میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت چوہدری حاکم دین صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی دینی تعلیم اور آٹھویں تک قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ F.A اور میٹرک کے امتحانات پاکستان بننے کے بعد لاہور میں آکر پاس کئے۔ امی جان کے دل میں علم کی بڑی قدر تھی۔ اسی لئے ہم بھائیوں اور بہنوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنے میں اپنی عمر صرف کردی۔

امی جان کے دل میں علم سے محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ تقسیم ہند کے وقت میرے نانا جان چوہدری حاکم دین صاحب کا شمار قادیان کے امیر ترین لوگوں میں ہوتا تھا اور ایک وسیع کاروبار اور زرعی وشہری جائیداد کے مالک تھے۔ یہ سب کچھ چھوڑ کر پاکستان آئے۔ ان کے ذہن میں یہ بات سماگئی کہ دنیا میں علم ہی ایک ایسی چیز ہے جو ضائع نہیں ہوتی اور اپنی اولاد کے دل میں علم کی محبت کی شمع روشن کردی۔ میری والدہ کہا کرتی تھیں کہ علم والا انسان خالی ہاتھ کسی بھی ملک میں چلا جائے بھوکا نہیں رہ سکتا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ امی جان نے ہم دونوں بھائیوں اور دو بہنوں کو ایم بی بی ایس کرنے کے بعد آرام نہ کرنے دیا بلکہ میڈیکل کی تعلیم میں اعلیٰ ترین ڈگریاں دلوانے کے لئے ہماری راہنمائی اور حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔

عبادات امی جان کو فرض اور نفل عبادات بجالانے کا بے حد شوق تھا بلکہ عبادت سے دلی محبت تھی۔ پانچ وقت کی فرض عبادت کے علاوہ آخر شب باقاعدگی سے بیدار ہوتیں اور نفل ادا کرتیں۔

دعاؤں کی قبولیت امی جان کو قبولیت دعا پر کامل یقین تھا۔ ہمیشہ کہا کرتیں کہ ہر چیز خدا سے مانگا کرو۔ امی جان کو کثرت سے سچی خوابیں آتی تھیں۔ اور انذاری خواب کے بعد فوری طور پر صدقہ دیا کرتیں۔ ہم بھائیوں اور بہنوں کو عبادت کی بہت تلقین کیا کرتیں تھیں۔

امی جان کو حضرت بانی سلسلہ کی تعلیمات کی روشنی میں دعاؤں کی قبولیت پر کامل یقین تھا۔ ہمیشہ خود بھی خدا تعالیٰ سے دعا کرتیں اور بزرگوں سے بھی درخواست کراتیں۔ کبھی کسی کی سفارش نہیں کرائی۔ ہمیشہ کہتی تھیں۔ سب سے بڑی سفارش اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔

ہمیں ہمیشہ بڑے ہی فخر کے ساتھ اپنی بڑی بہن کی (خالہ جان) امۃ اللہ بیگم کی پیدائش اور امام جماعت احمدیہ الاول کی قبولیت دعا کا وہ مشہور واقعہ سنایا کرتیں۔ کہ جب ہمارے نانا جان حضرت صاحب کی خدمت میں رات دعا کے لئے کہہ آئے۔ بچی پیدا ہوگئی تو سو رہے مگر حضرت صاحب ساری رات دعا کرتے رہے۔ صبح کو جب بتایا کہ حضرت صاحب آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور رات ہی خیریت سے بچی پیدا ہوگئی تھی اس پر حضرت امام جماعت الاول نے فرمایا تھا کہ جب پیدائش ہوگئی تھی تو اسی وقت کیوں نہ اطلاع دی میں تو ساری رات اس فکر میں سویا نہیں اور دعا کرتا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے' اور نانا جان نے بہت ہی ندامت کے ساتھ معذرت کی۔

اولاد کی تربیت ہمارے والد محترم چوہدری محمود احمد چیمہ چیف انجنیئر واپڈا کی وفات 1981ء میں ہوئی۔ ان کی وفات کے صدمے کو صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ اور بچوں کی تربیت اس طور پر کی کہ انہیں والد کا خلاء محسوس نہ ہونے دیا۔ ہمارے جب امتحان ہوتے تو امی جان رات کو ساری ساری رات ہمارے ساتھ بیٹھ کر کلام الٰہی پڑھتی رہتیں اور ہم اپنے امتحان کی تیاری کرتے رہتے۔ رات جس بچے نے بھی جتنے بجے اٹھنے کے لئے کہا عین اس وقت اٹھا دیا کرتیں تھیں۔ ہر معاملے میں گائیڈ کیا کرتیں۔

بچوں کو کبھی ڈرائیور کے ساتھ اکیلے نہ بھجواتیں۔ اور ہمارے اباجان حکومت کی طرف سے جب بیرون ملک دوروں پر تشریف لے جاتے۔ تو کبھی ساتھ نہ گئیں۔ محض اس لئے کہ بچوں کی پڑھائی متاثر ہوگی۔

امی جان اپنے استادوں کی بھی بے قدر کرتی تھیں۔ اور بچوں کے استادوں کا بھی دل سے احترام کرتیں۔ اگر ہمیں کبھی کسی پریشانی نے آلیا تو فرمایا کرتیں کہ خدا اپنے نیک بندوں کو آزمائش میں ڈالا کرتا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ چاروں بچوں کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں (روحانی خزائن) کا ایک ایک سیٹ منگوا کر دیا ہوا تھا۔ بیٹیوں کو بیٹوں کی طرح محبت کرتی تھیں۔ کھانے پینے کی اشیاء برابر دیا کرتیں تھیں۔ سب بچوں کو علمی اور مادی دولت سے مالا مال کرکے اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔

جماعت سے عقیدت جماعت سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ یہ عقیدت افراد جماعت کے ساتھ بھی تھی اور علماء جماعت کے ساتھ بھی۔ کارکنان سلسلہ کا بہت احترام کرتیں تھیں۔ 1974ء کے پر آشوب دنوں میں حکومت نے اباجان کو حفاظتی نقطہ نگاہ سے ایک کانسٹیبل دیا ہوا تھا جو زیادہ سے زیادہ دو ماہ ساتھ رہا ہوگا۔ کچھ عرصہ بعد امی جان کو علم ہوا کہ وہ کانسٹیبل بیمار ہوگیا ہے۔ اتفاق سے وہ احمدی بھی تھا۔ ہسپتال میں اسے دیکھنے گئیں اور علاج کے لئے ڈاکٹروں نے اس زمانے میں ایک بھاری رقم کا مطالبہ کیا کیونکہ بیماری بہت خطرناک قسم کی تھی۔ امی جان سارا خرچ اپنی گرہ سے دینے کے لئے فوراً تیار ہوگئیں۔ مگر خدا کو شاید منظور نہ تھا اور وہ سپاہی اللہ کو پیارا ہوگیا۔ اس کی بیٹی کو پڑھانے کا بندوبست کیا اور ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ اسے وظیفہ ارسال کرتیں رہیں۔ امی جان کی شدید خواہش تھی جس کا بارہا انہوں نے ذکر بھی کیا کہ سلسلہ کی خدمت کرنے والوں کے بچوں کو مفت تعلیم دلوانے کے لئے ربوہ میں ایک معیاری سکول کھولنا چاہئے۔ جس میں صرف مربیان سلسلہ کے بچے تعلیم حاصل کریں۔

امام جماعت سے محبت آئمہ جماعت کے ساتھ امی کو والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔ بچوں میں بھی امام جماعت کی اطاعت اور محبت کے جذبات منتقل کیا کرتی تھیں۔

ہمارا جب بھی امتحان ہوتا پرچہ سے قبل حضرت صاحب کی خدمت میں دعائیہ خط لکھنے کو کہا کرتیں۔ پیارے آقا کو خود بھی ہر پریشانی کے وقت دعا کے لئے عرض کرتیں۔

چندہ جات کی بروقت ادائیگی چندہ جات کی ادائیگی اور تمام مدات میں چندہ دینا تو گویا انہیں ورثہ میں ملا تھا۔ سیکرٹری صاحب مال حلقہ گارڈن ٹاؤن کے گھر جاکر چندہ ادا کیا کرتیں جب صحت نہ رہی تو فون کرکے ہر ماہ انہیں بلوالیتیں۔ اور چندہ ادا کردیتیں۔ ہمارے نانا جان اور نانی بھی تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی صف میں 2139 '2140 کے نمبر پر تھے والدین کی تربیت کے نتیجہ میں امی جان بھی باقاعدہ چندہ ادا کرتیں۔ امی جان کے ریکارڈ سے پتہ چلا ہے کہ لازمی چندہ جات کے علاوہ۔ تحریک جدید۔ بیوت۔ مراکز عبادت تحریک جدید۔ وقف جدید۔ امداد مراکز نگر پارکر۔ صد سالہ جوبلی فنڈ۔ بیوت الحمد۔ اشاعت کلام الٰہی۔ بلال فنڈ۔ یتامیٰ فنڈ۔ خدمت درویشاں۔ فضل عمر ہسپتال۔ امداد طلباء۔ صد سالہ جوبلی فنڈ برائے مستحقین افریقہ و بھارت۔ مدات میں چندہ ادا کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ سے صدقات دینا تو ان کا معمول تھا۔ وفات سے قبل ایک معقول رقم ان کے تکیہ کے نیچے سے ملی جو صدقہ کے لئے الگ کرکے رکھی ہوئی تھی۔

ڈنمارک میں الیبت بنانے کی جب امام وقت نے تحریک کی تو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اس دور کے اعتبار سے ایک معقول رقم چندہ کے طور پر دی۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ لندن میں بنائی جانے والی الیبت جس کی تحریک تھوڑا عرصہ قبل حضرت صاحب نے فرمائی ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں مگر عمر نے وفا نہ کی۔ بزرگان سلسلہ سے گزارش ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی اس نیک خواہش کو بھی پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کریں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اولاد کی قربانی دو طرح ہوتی ہے ظاہری رنگ میں تو اس طرح کہ اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کی جائے۔ ان میں دین کی محبت اور اس سے رغبت پیدا کی جائے۔ اور انہیں علم دین سے واقف کیا جائے۔ مگر اس کے علاوہ اولاد کی ایک خاص قربانی بھی ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کردے۔ تاکہ جب تک زندہ رہے۔ دین کی خدمت کرتی رہے۔ قربانی کے یہ دونوں رنگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ اور اس وقت ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جس میں خدا تعالیٰ نے وقف زندگی کے سامان کئے ہوئے ہیں۔ اور ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جسے اولاد کی اعلیٰ تربیت کے سامان میسر ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں"

(الفضل 9 مئی 1940ء)

تحریک جدید کے مالی کام کی شان

○ "تحریک جدید کا (مالی نظام) وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا"۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خلافت لائبریری ربوہ

یادرفتگان　　　　یادماضی　　　　چوہدری فضل احمد بھٹی

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی

والد محترم چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی گیارہ نومبر 1898ء کو بمقام قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ (اپنے ننھیال کے ہاں) پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا نام آپ کے نانا حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ نے تجویز فرمایا تھا۔ آپ اس بات پر ایک عزت اور فخر محسوس کرتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس خاندان میں پیدا کیا۔ جس کی سلسلہ احمدیہ میں خاص حیثیت ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں یہی پہلا گھرانہ تھا۔ جسے خدا تعالیٰ نے سب سے قبل احمدیت کے نور سے منور فرمایا۔

1904ء میں جبکہ آپ کی عمر تقریباً چھ سال تھی پہلی مرتبہ قادیان تشریف لائے آپ اپنے نانا کی تعزیت کے موقعہ پر اپنے والد صاحب اپنی والدہ صاحبہ اور حضرت قاضی صاحب کی بھانجی محترمہ کریم بی بی صاحبہ کے ساتھ جو بعد میں آپ کی خوشدامن ٹھہریں) حضرت بانی سلسلہ کے ہاں پہنچے۔ آپ کی خالہ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ حضرت بانی سلسلہ کے ہاں پہلے ہی مقیم تھیں۔ خالہ نے سب کے تعارف کے بعد حضرت صاحب سے آپ کا تعارف بھی کروایا کہ یہ میرا بھانجا ہے۔ آپ پاس ہی کھڑے تھے حضرت صاحب نے فرمایا۔ اچھا تو یہ قاضی صاحب کا نواسہ ہے۔ آپ کے دائیں شانہ پر ہاتھ پھیر کر حضرت صاحب نے پیار کیا۔ اور دعا کی۔ اس طرح آپ کی حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ یہ پہلی اور آخری ملاقات ہوئی جس کے بعد آپ واپس اپنے گاؤں تشریف لائے۔ بعدہ گاؤں واپسی پر آپ کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ پھر ان کے دو سال بعد آپ کی والدہ بھی اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔ اس کم سنی میں والدین کی محبت و الفت کے اٹھ جانے سے یتیمی کی حالت ہو گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ حضرت بانی سلسلہ کے طفیل آپ کے دائیں شانہ پر برکت ڈال چکا تھا۔ آپ کو کتابت سے شغف ہو گیا۔ دن بدن اس ہاتھ کی تحریر میں خوبصورتی آتی گئی۔ مختلف جگھوں پر کام کرنے کے بعد بمع اہل وعیال تقریباً بائیس سال کی عمر میں مستقل طور پر قادیان تشریف لے گئے غالباً 1925ء میں الفضل میں لگ گئے مسلسل اٹھارہ بیس سال تک آپ الفضل میں کتابت کا کام کرتے رہے۔ لیکن ہاتھ میں کمزوری نہ آئی۔ اس طرح ایک لمبے عرصہ تک اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کی خدمت کا موقعہ بہم پہنچایا۔ کمزوری صحت کی بناء پر 1944ء میں الفضل سے علیحدگی اختیار کی۔ اور پھر تقسیم ملک تک قادیان میں ہی مقیم رہے۔

آپ اپنے محلہ دارالبرکات میں مختلف فرائض کو بڑی خوشی و انبساط کے ساتھ پورا فرماتے رہے۔ اپنی ذمہ داری کا پورا احساس کرتے اور اخلاص و سادگی سے نبھاتے رہے۔ توکل باللہ پر آپ کی تمام زندگی گزری۔ مشکل سے مشکل اوقات پر بھی آپ کی طبیعت میں ذرہ بھر بھی گھبراہٹ نہ ہوتی۔

رویاء صالحہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ کئی موقعوں پر ہمارے امتحانات سے قبل ہی ہمیں مبارکباد دے دیتے کچھ عرصہ قبل انٹر کے امتحان کے نتیجہ پر علی الصبح ہی مجھے بتادیا۔ کہ میری زبان پر اچانک دعا کے بعد یہ الفاظ آگئے ہیں کہ اب تم اپنے آپ کو کامیاب سمجھو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حالانکہ بیماری کی حالت میں امتحان دیا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ کی کتب سے آپ کو عجیب عشق تھا۔ اپنی اولاد سے ہمیشہ یہی فرماتے کہ حضرت بانی سلسلہ تمام کی تمام کتب پڑھنی آپ پر فرض ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج حضرت بانی سلسلہ کی کوئی ایسی کتاب نہیں جو گھر میں موجود نہ ہو۔ حضرت صاحب کی مختلف کتابوں پر حضرت صاحب کے اشعار آپ نہایت دیدہ زیب و خوبصورت لکھتے۔ جس سے دیکھنے بڑے محظوظ ہوتے۔

اسی طرح حضرت امام جماعت الثانی کی کتب بڑے شوق سے پڑھتے کتب سلسلہ پڑھنے کا آخری وقت تک شوق غالب رہا۔ حتیٰ کہ اپنی وفات سے دو ماہ قبل (جب میں جلسہ سالانہ پر ربوہ گیا۔ تو) تاکید فرمائی۔ کہ میں وہاں سے چند کتب خرید لاؤں۔

آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ذات سے ایک عشق تھا۔ ہر بات اور ہر معاملہ میں حضرت صاحب کی باتوں کا حوالہ دیتے آپ کے خطبات بار بار پڑھتے۔ اور رات کو بٹھا کر سناتے۔ حضرت صاحب کو دعائیہ خطوط بڑی خوشخطی اور نئے رنگ میں لکھتے آپ کے ایمان کی حالت اتنی بلند تھی۔ کہ خط لکھنے کے بعد یقین کر لیتے کہ یہ کام اب ضرور ہو جائے گا۔

آخر شب کی عبادت میں سب کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے روزانہ ہی دعا کرتے۔ میں نے اپنی زندگی میں کوئی دن ایسا نہیں دیکھا۔ جس دن مجھے کمرہ سے رونے اور بلبلانے کی آواز نہ آتی ہو۔ ایک عجز کے ساتھ اپنے آقا۔ احمدیت اور اپنی اولاد کے لئے دعا مانگتے۔ ان کا یہ عمل آخری وقت تک رہا۔

جب بھی وہ چھٹیوں وغیرہ میں اپنے گاؤں جاتے۔ وہاں اصلاح وارشاد کا کام کرتے۔ قادیان میں ماسوائے کسی ناگہانی روک کے آپ روزانہ فجر بیت مبارک میں ادا فرماتے۔ پھر حضرت صاحب کی مجلس عرفان تقریباً روزانہ ہی سماعت فرماتے اپنے چھوٹے بچوں و محلہ کے قریبی دوستوں کو بھی اس میں شمولیت کے لئے کہتے۔ اور ساتھ لے جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی۔ کہ آپ نے تحریک جدید کی ابتداء میں شمولیت اختیار کی۔ بلکہ اس وقت اپنے تین بچوں اور ہماری والدہ محترمہ کو بھی شامل کیا۔ اور ہم سب خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کی پانچ ہزاری فوج میں شامل کئے گئے۔ اس کتاب کو جب آپ نے وصول کیا۔ تو بڑے انبساط کے ساتھ سب تعریف اسی کے لئے کہا۔ اسی طرح سلسلہ کے ہر چندہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو پیش پیش رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہا۔

اپنے آخری دنوں میں آپ کو ربوہ جانے کی بڑی خواہش تھی۔ قادیان کے لئے بےقرار رہتے تھے۔ پاکستان میں پہنچ کر آپ یہاں کنجھی اور وہاں سے کنزی مقیم ہوگئے۔ طبیعت میں اب سادگی اور خاموشی ہی نظر آنے لگی۔ ہر چھوٹے بڑے سے بڑی عزت اور اخلاق سے پیش آتے۔ جب یہاں پر ایک سندھی دوست احمدی ہوئے۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

غیر ملکی۔ غیر قانونی ملک بدر

پشاور میں گورنر ہاؤس میں ایک بین الصوبائی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام ایسے غیر ملکی جو غیر قانونی طور پر ملک میں رہ رہے ہیں انہیں اپنے اپنے ملک واپس بھیج دیا جائے ایسا کرنے کے لئے عنقریب ایک مستند سروے چاروں صوبوں میں کیا جائے گا۔ ایک میٹنگ کی صدارت صوبے کے گورنر خورشید علی خاں نے کی۔ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر اور وزارت داخلہ کے سیکرٹری اور تمام چیف سیکرٹری' چاروں صوبوں کے انسپکٹر جنرل پولیس اور ایف آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل اور وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے کئی بڑے بڑے افسر اس میٹنگ میں شریک ہوئے اس موقعہ پر اندرون ملک حفاظت کے انتظام بھی زیر غور آئے خاص طور پر پنجاب میں ہونے والی دہشت گردی کے سلسلے میں میٹنگ کو بتایا گیا کہ موجودہ حفاظتی انتظام کیا ہیں اور ان میں تبدیلیوں کے ساتھ انہیں کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے' ایجنڈے پر سب سے اہم بات یہ تھی وہ غیر ملکی جو غیر قانونی طور پر ملک میں رہ رہے ہیں ان کو نکالا جائے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں قتل کا منصوبہ

نوابزادہ نصر اللہ خان جو پارلیمانی کمیٹی برائے کشمیر کے چیئرمین ہیں نے گزشتہ روز کہا کہ ہندوستانی حکومت مقبوضہ کشمیر میں بڑے بڑے رہنماؤں کو قتل کروانا چاہتی ہے۔ آپ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز سے خطاب کر رہے تھے آپ نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کروانے کے لئے ہندوستانی حکومت یہ قدم اٹھانا چاہتی ہے اگرچہ وہاں چھ لاکھ ہندوستانی فوجی متعین ہیں لیکن حکومت کی مخالفت کو دبایا نہیں جاسکا۔

○○○

لائبیریا۔ عارضی امن

لائبیریا میں ایک عرصہ سے مختلف قبیلوں کی جنگ جاری ہے حال ہی میں جو لوگ امن کے قیام کے لئے متعین کئے گئے ہیں انہوں نے کسی حد تک حالات کو بدلا ہے فسادات کے نتیجے میں گلیوں اور سڑکوں پر لاشیں بکھری پڑی ہیں اور ان لاشوں میں سے کئی ایک کے بعض جسمانی اعضاء کتوں نے کھالئے ہیں۔ اب ان گلیوں اور سڑکوں کی صفائی کی جارہی ہے لیکن نہیں کہا جاسکتا کہ فسادات دوبارہ شروع نہیں ہو جائیں گے اور جو لوگ کچھ امن و امان دیکھ کر گھروں سے باہر نکلے ہیں وہ پھر اپنے گھروں میں چھپ کر نہیں بیٹھ جائیں گے۔

○○○

نائیجیریا کا مسلم چیف معزول

نائیجیریا میں سوکوٹو کے مسلم چیف کو معزول کر دیا گیا ہے یہ معزولی ملٹری کے ایڈمنسٹریٹر نے کی ہے شمال کی اس ریاست پر شام کے سات بجے سے صبح کے سات بجے تک کرفیو لگا دیا گیا ہے تاکہ غیر ذمہ دار لوگوں کی طرف سے فساد کا خطرہ نہ رہے کہتے ہیں کہ معاذو جو فوجی ایڈمنسٹریٹر ہیں وہ سیاست اور مذہب میں خاصی قوت کے مالک ہیں انہوں نے سلطان ابراہیم پر روپے کے خرد برد کا الزام لگایا لوگوں نے یہ روپیہ انہیں مساجد کی تعمیر کے لئے اور دیگر مذہبی کاموں کے لئے دیا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ معزول شدہ سلطان کو ایک ٹریبونل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ایک خصوصی عدالت کے سامنے ان کے وکلاء نے اس بات پر اصرار کیا کہ انہوں نے کوئی غلط کام نہیں کیا معزول شدہ سلطان کو پولیس کی حفاظت میں ہوائی جہاز کے ذریعے ملک کے دارالحکومت ابوجا لے جایا گیا۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ان کے رشتہ داروں نے سب کچھ چھین کر خالی ہاتھ چھوڑ دیا۔ انہیں احمدی کرنے میں زیادہ تر آپ کا ہی حصہ تھا۔ لہٰذا آپ نے انہیں کچھ رقم دے کر کاروبار کروایا۔ جس میں انہیں خدا تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی ان کی شادی بھی کروائی۔ اس طرح وہ اپنی زندگی خوش و خرم گزار رہے ہیں۔ اپنی وفات تک آپ تحریک جدید کے سیکرٹری تھے۔

گو آپ کی طبیعت گزشتہ سال سے ہی خراب رہنے لگ گئی تھی۔ لیکن شدت بیماری نومبر 1959ء میں زیادہ ہو گئی۔ چنانچہ فوراً آپ کو میرپور خاص لے جایا گیا آپ کا علاج جاری ہی تھا۔ اور ابھی آپ چلنے پھرنے کے قابل بھی نہ ہوئے تھے۔ کہ سلسلہ کے ایک ضروری کام کے لئے آپ اسی حالت میں واپس کنری پہنچ گئے۔ طبیعت میں قدرے بحالی شروع ہو گئی تھی۔ رمضان کا مہینہ شروع ہونے والا تھا۔ ایک چبھن سی دل میں رہنے لگی۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت دے دے اور میں روزے رکھ لوں۔ گزشتہ چالیس سال تک لگاتار اور باقاعدہ روزے رکھتے تھے۔ لیکن جسم میں قوت نہ تھی پھر بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ کہ آپ 20۔ رمضان تک اکیس سیپارے ختم کر چکے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ اپنے عزیزوں کو آخری بار خطوط بھی لکھ چکے تھے۔ ان کی وفات کے بعد عزیزوں و رشتہ داروں سے ان کی مختلف تحریرات آ رہی ہیں۔ جن میں صاف صاف اپنی وفات کا ذکر ہے۔ قادیان میں عموماً بیماری اور کسی اہم مشکل کے وقت آپ چلہ کاٹا کرتے تھے۔ آپ اس میں یہ بھی دعا کرتے۔ کہ اے اللہ مجھے میری وفات سے قبل مطلع کر دینا۔ آپ نے کئی دفعہ ہم سے ذکر کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں تمہیں تمہاری وفات سے قبل مطلع کر دوں گا۔ چنانچہ آپ کو اس سلسلہ میں خواب آ چکی تھی۔ جس کا اظہار سوائے میری والدہ مکرمہ کے اور کسی سے نہ کیا تھا۔

آخری ایام میں پے در پے دوست عیادت کے لئے آنے شروع ہو گئے۔ انہیں پہچان لیتے۔ بڑی عزت سے پاس بٹھاتے ان کو بار بار فرماتے کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری اولاد در اولاد کو امامت سے وابستہ رکھے۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے اب اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے اور وصیت کا کام اپنی زندگی میں ختم کر گئے تھے تمام زندگی بڑی دیانتداری سے کام کرتے رہے۔ دعا ہے اللہ آپ کو جوار رحمت عطا فرمائے۔

(الفضل 31- مئی 1960ء)

بقیہ صفحہ 4

بہت بڑھ جاتے ہیں۔ اور جب کوئی ان کا متحمل نہ ہو سکے تو قرض لیتا ہے۔ یاد رہے کہ قرض سے بری بیماری اس دنیا میں شاید ہی کوئی ہو۔ بیمار تو کبھی سو جاتا ہے لیکن مقروض کو رات کو بھی نیند نہیں آتی۔ مقروض خوشامد اور جھوٹے وعدوں سے اسے ٹالتا رہتا ہے کہ شاید وہ بھول جائے۔ لیکن تا کجے۔ دنیا میں کسی کا حافظہ اتنا تیز نہیں ہوتا جتنا قرض خواہ کا۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائے جائیں اور غیر ضروری اشیاء کے خریدنے سے پرہیز کیا جائے۔

حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب معاش
آنچہ ما در کار داریم اکثرش درکار نیست

غیر ضروری اشیاء کا خریدار آخر گھر کا ضروری سامان بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد
زود باشد کش بشب روغن نباشد در چراغ

آخر قرض اور افلاس کی ترشی فضول خرچی کے سارے نشے اتار دیتی ہے۔ جو خود کفایت شعاری نہیں سیکھتا اس کو زمانہ سکھا دیتا ہے۔ لیکن بے اندازہ نقصان پہنچانے کے بعد۔ تجربہ سب سے بڑا استاد ہے۔ بے وقوف اپنی غلطیوں سے اور عاقل دوسروں کی غلطیوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ علم تاریخ کی اہمیت اسی لئے ہے کہ ہم دوسروں کے واقعات سے فائدہ اٹھائیں۔ اسی لئے کلام الٰہی میں بھی مختلف قصے بیان کئے گئے ہیں۔ جو شخص عین جوانی میں جبکہ خوب محنت مشقت کر سکتا ہے بمشکل گزارہ کرتا ہے وہ بڑھاپے میں کس طرح کام چلائے گا۔

وقت گلم تمام بہ آہ و فغاں گذشت
چوں بگذرد خزاں کہ بہارم چنیں گذشت

ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے کفایت شعاری انتہائی ضروری ہے۔

کلام الٰہی نے مسرفوں کو شیطان کے بھائی کہا ہے بعض اوقات ایک شخص اپنی معمولی ضرورتوں اور نمود نمائش پر اس طرح بے دریغ روپیہ خرچ کرتا ہے کہ اس کی ذہین اور ہونہار اولاد محض سرمایہ کی کمی سے اعلیٰ تعلیم سے محروم رہ جاتی ہے۔

اکثر لوگ محض دکھاوے کے لئے غیر ضروری اخراجات برداشت کرتے اور اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ ایک شخص نے قسطوں پر صوفہ سیٹ خریدا۔ ایک دن کہنے لگا کہ محض اقساط کی وجہ سے 50 روپے زیادہ دینے پڑے۔ میں نے کہا "تم کو کس ڈاکٹر نے مشورہ دیا تھا کہ صوفہ سیٹ ضرور خریدو ورنہ تمہاری زندگی خطرہ میں ہے۔ فرمانے لگے کہ "لوگ کیا کہیں گے کہ تین سو روپیہ تنخواہ لیتا ہے اور گھر میں بیٹھنے کے لئے کوئی ڈھنگ کی چیز بھی نہیں" میں نے اسے تو کچھ نہ کہا۔ لیکن دل میں سوچ رہا تھا کہ حضرت عمرؓ کے وقت میں مسجد کے کچے فرش پر بیٹھ کر ایشیا اور افریقہ کی قسمت کے فیصلے ہوا کرتے تھے۔ اب تین سو روپیہ ماہوار (جس کی قیمت چند سال پہلے کے پچیس روپے کے برابر ہے) لینے والا محسوس کرتا ہے کہ صوفہ سیٹ کے بغیر لوگ مجھے حقیر سمجھیں گے۔

مرکز سے متواتر مالی قربانیوں کا مطالبہ ہو رہا ہے اگر لوگ چندہ نہ دیں تو مرکز کا کام کس طرح چلے۔ چندہ وہی دے گا جس کے پاس کچھ ہو گا۔ اور ہو گا اس کے پاس جو کفایت شعار اور سوجھ بوجھ سے خرچ کرنے والا ہے۔ جس کے اپنے اخراجات ہی آمدنی سے زیادہ ہوں وہ تو خود دوسروں کی سخاوت کا محتاج ہو جائے گا۔ چہ جائیکہ وہ چندہ دے۔ اسی لئے تو تحریک جدید کے مطالبہ "سادہ زندگی" پر زور دیا جاتا ہے۔

کفایت شعاری سے مراد بخل اور کنجوسی نہیں ہے۔ بخل سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ عین اسی طرح جس طرح فضول خرچی سے منع فرمایا ہے۔ مراد صرف یہ ہے کہ فضول اور نمود و نمائش کے اخراجات سے بچ کر روپیہ بچایا جائے تاکہ ضرورت کے وقت فراخ دلی سے خرچ کیا جائے۔ اور یہ عین دور اندیشی اور عافیت بینی کا تقاضا ہے۔

(الفضل 30- نومبر 1960ء)

بقیہ صفحہ 1

وسیع اور محیط ہے۔ مثلاً الفاظ بیعت میں سے ایک یہ جملہ بھی ہے۔

"جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا۔"

بظاہر یہ ایک موٹی اور چھوٹی سی بات ہے لیکن غور کرو۔ اس کا مفہوم کس قدر وسیع ہے۔ ایسا اقرار کرنے والے کو یہ الفاظ کیسا محتاط بناتے ہیں کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں ہر حرکت و سکون میں اس امر کو مدنظر رکھے کہ کیا میرا یہ قول و فعل یہ حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی تو نہیں ہے اور گناہ کے کسی شعبہ میں تو داخل نہیں؟ جب انسان ان امور پر نظر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور رضاجوئی اپنا مقصد بنا لیتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کی مدد فرماتا ہے۔ اور اس کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو۔ فرمانبرداری بڑی دولت ہے۔ یہی دولت ابراہیم علیہ السلام کو ملی جس نے اس کو اس قدر معظم و مکرم بنا دیا۔ خدا تعالیٰ کے ہر قسم کے فیض اور فیضان اسی فرمانبرداری پر نازل ہوتے ہیں مگر تھوڑے ہیں جو اس راز کو سمجھتے ہیں۔"

(خطبات نور حصہ دوم ص 158-159)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

مخلصین کی قربانی بیج کی طرح ہوتی ہے

"جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا کام ہے جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے اور ہر قربانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ مخلصین کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے"۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

وقف اولاد (واقفین) کے والدین سے رابطہ

تین اپریل 1987ء سے حضرت امام جماعت الرابع نے "وقف نو" کی بابرکت تحریک فرمائی ہے۔ جس میں احباب جماعت اپنے بچوں کو پیش کر رہے ہیں۔

جن بچوں کی پیدائش اپریل 1987ء سے پہلے کی ہے اور جو والدین اپنے ان بچوں کو وقف کرتے ہیں یا نوجوان خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرتے ہیں ان کا ریکارڈ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں رکھا جاتا ہے اور وکالت دیوان ان کے ساتھ رابطہ رکھتی ہے۔

ایسے وقف اولاد کے والدین کو گذشتہ سال تربیتی امور پر مشتمل ایک سرکلر بھجوایا گیا تھا۔ اور اس سال بھی گذشتہ دنوں مزید ایک تربیتی امور پر مشتمل سرکلر بھجوایا گیا ہے اور بعض ضروری کوائف بھجوانے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔

اگر کسی "وقف اولاد" کے والدین کو سرکلر نہ ملا ہو تو وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ پیدا کریں اور اطلاع دیں تاکہ ان کو سرکلر بھجوایا جاسکے اور جن والدین کو سرکلر مل گیا ہو وہ وقف شدہ بچوں کے حسب ذیل کوائف ارسال فرمائیں۔

۱۔ کیا قاعدہ یسرنا (-) پڑھ لیا ہے۔
۲۔ کلام الٰہی ناظرہ مکمل پڑھ لیا ہے۔
۳۔ عبادت سادہ / باترجمہ آتی ہے۔
۴۔ پنجوقتہ عبادت کی ادائیگی اور روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کی پابندی کرتا ہے۔
۵۔ کس کلاس میں پڑھ رہا ہے۔
۶۔ صحت کیسی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی تربیت اس رنگ میں کرنے کی توفیق دے کہ یہ خود بھی بڑے ہو کر وقف کی ذمہ داریوں کو نبھا سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر میں عیدالاضحیہ عقیدت و احترام اور جوش و خروش سے منائی گئی- صدر مملکت اس سال حج کے لئے مکہ مکرمہ میں ہیں- قائمقام صدر مملکت مسٹر وسیم سجاد نے اسلام آباد میں عید منائی- وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے لاڑکانہ میں عید کے موقع پر عوام سے ملاقات کی- انہوں نے اپنے والد ذوالفقار علی بھٹو اور بھائی شاہنواز بھٹو کی قبروں پر پھول چڑھائے اور فاتحہ پڑھی- وہ اپنے آبائی گاؤں گڑھی خدا بخش گئیں اور وہاں پر عوام کے گھروں میں جا کر ان کو عید کی مبارکباد دی-

○ عید سے ایک دن قبل لاہور سے اوکاڑہ جانے والی ایک مسافر بس میں پھول نگر (بھائی پھیرو) کے قریب ایک طاقتور بم کا زبردست دھماکہ ہوا جس سے عید منانے کے لئے جانے والے 70 مسافر ہلاک ہو گئے- یہ بم ٹینکی کے اوپر رکھا گیا تھا جس کی وجہ سے بم پھٹتے ہی ساری بس شدید آگ کی لپیٹ میں آگئی- بس کے اندر موجودہ مسافروں میں سے ایک بھی باہر نہ نکل سکا- انسانی جسموں کے جلنے کی بو پورے علاقے میں پھیل گئی- علاقہ کے لوگ آگ بجھانے کی کوشش کرتے رہے- بس میں 110 مسافر تھے جن میں سے بہت سے چھت پر بھی بیٹھے تھے- 27 شدید زخمیوں کو لاہور کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا-

○ بس میں بم دھماکہ کی اطلاع ملتی ہی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو لاڑکانہ سے فوری طور پر لاہور پہنچیں انہوں نے حادثہ کے زخمیوں کی عیادت کی اور ان کو امدادی رقوم کے چیک تقسیم کئے- وزیر اعظم نے فوری طور پر ایک اعلیٰ سطحی اجلاس بلایا جس میں دہشت گردی کے ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے غور کیا گیا- وزیر اعظم نے کہا کہ ایسے واقعات کی سختی سے روک تھام کی جائے گی-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں الیکشن کا ڈھونگ نہ رچائے- سیاست میں بات چیت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں- تاہم دہشت گردی پر کوئی مفاہمت نہیں ہو سکتی- انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام ملک و قوم کے مفاد میں صحیح فیصلہ کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں- انہوں نے امریکی ٹی وی سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ بھارت ایٹمی تجربات کے ذریعے خطے میں امن کے لئے سنگین خطرہ بننے کے علاوہ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے عالمی معاہدے کی دھجیاں بکھیر رہا ہے- انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں عالمی طاقتوں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ عید کی خوشیوں کو ماتم میں بدلنے والے انسان نہیں وحشی ہیں- انہوں نے بس میں بم کے دھماکہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت قاتلوں کو فوری طور پر تلاش کرے اور ملک میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر قابو پایا جائے-

○ کرکٹ کے سابق کپتان اور تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ امریکہ کو ملکی معاملات میں مداخلت کی اجازت دینے والے اصل مجرم ہیں- ناانصافی اور کرپشن کا ذمہ دار امریکہ یا فوج نہیں ہے- بلکہ روایتی سیاستدان ہیں جو اندرونی خرابیوں کی ذمہ داری بیرونی طاقتوں پر ڈال کر جان بچاتے ہیں-

○ عمران خان کے سسر سر جیمز گولڈ سمتھ نے جو مذہبا" یہودی ہیں عمران خان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مذہبی انتہا پسند کا کردار ادا نہ کریں- پریس کانفرنس میں عمران نے پاکستانی معاشرے کو اسلام کے مطابق بنانے پر زور دیا تھا جس پر گولڈ سمتھ نے انہیں روکا برطانوی اخبار ٹیلی گراف نے اسی صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مذہبی انتہا پسندوں کی بڑی تعداد جمیما سے شادی کے بعد عمران سے الگ ہو گئی ہے-

○ لاہور میں مغل پورہ کے نزدیک رام گڑھ کے سوہا بازار میں دن دیہاڑے دو ڈاکو ایک جیولر کی دوکان سے 30 لاکھ روپے مالیت کا 210 تولے سونا جھولی میں ڈال کر بھرے بازار میں سینکڑوں کی افراد کی آنکھوں کے سامنے فرار ہو گئے-

○ پولیس نے لاہور کے صنعت کار شاہد سیٹھی کو بغیر تاوان کے برآمد کر لیا ہے- ان کو فیصل ٹاؤن کی ایک کوٹھی میں رکھا گیا پولیس نے بتایا ہے کہ ان کو اغواء کرنے والوں کا ایک خطرناک گروہ ہے جس کو مقتدر افراد کی سرپرستی حاصل ہے- ان کو چار افراد نے گلبرگ سے اغوا کیا- ان میں سے تین نے پولیس کی وردیاں پہن رکھی تھیں- اور گاڑی پر نیلی لائٹ لگا رکھی تھی- شاہد سیٹھی کے بھائی نے بتایا کہ ہم تاوان ادا کر کے شاہد سیٹھی کو رہا کروانا چاہتے تھے لیکن پولیس نے بڑے دانش مندی سے کام لے کر تفتیش کی-

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ آمریت کے بھیڑیئے کی کھال پہننے والوں کے بے نقاب کرنا قومی خدمت ہے- نواز لیگ دودھ پینے والے مجنوؤں کا ٹولہ ہے یہ خون کیا دیں گے- انہیں اٹھتے بیٹھتے اقتدار کے خواب آتے ہیں- انہوں نے کہا کہ ہم انتقامی سیاست پر یقین نہیں رکھتے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ٹیکس چوروں کو نہ پکڑا جائے-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کو پاکستان مخالف پروپیگنڈہ بند کرنے پر راضی کر لیا ہے- انہوں نے کہا کہ امریکہ افغانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے- ہم ایسی حکومت چاہتے ہیں جس کی پورے افغانستان پر گرفت ہو- انہوں نے بتایا کہ انہوں نے عمران خان کو جماعت اسلامی کی نوجوانوں کی ذیلی تنظیم شباب ملی میں شامل ہونے کا مشورہ دیا تھا-

○ پنجاب کے سینیئر وزیر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ بس دھماکہ میں ہلاک و زخمی ہونے والوں کو معقول معاوضہ دیا جائے گا- تخریب کاروں کی تلاش کے لئے گھر گھر تلاشی لی جائے گی- حکومت تخریب کاری کی اس واردات پر سخت پریشان اور شرمندہ ہے- ہم نے سروں پر کفن باندھ لیا ہے- تخریب کاروں کے قریب پہنچ چکے ہیں- انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں گے- انہوں نے کہا کہ کراچی کے بعد تخریب کاروں نے لاہور اور پنجاب کا رخ کر لیا ہے ان کی مذموم سرگرمیوں سے نمٹنے کے لئے شہری حکومت سے تعاون کریں-

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو عید کی مبارکباد دی ہے-

○ ایک جرمن اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت اس سال ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کریں گے- امریکی دباؤ بڑھتا جا رہا ہے- بھارت معاہدے کے عوض جدید ایٹمی ٹیکنالوجی حاصل کرے گا-

○ ایم کیو ایم اور جماعت اسلامی غیر معقول حکومتی پابندیوں کے خلاف مزاحمت پر متفق ہو گئی ہیں- دونوں جماعتیں اپنے کارکنوں کو ہدایت کریں گی کہ وہ قربانی کرنے والوں کو ہر قسم کی سہولت فراہم کریں-

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 4524-589

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906 کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

اکسیر اٹھراء — مرض اٹھراء کی شکار بے اولاد دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج
گھر کا چراغ — اولادِ نرینہ کیلئے ایک نہایت مجرب دوا
تریاق معدہ — گیس، بدہضمی و دیگر امراض معدہ کی ایک موثر دوا
علاوہ ازیں ہر قسم کی زنانہ، مردانہ و بچگانہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 04524-777